السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا شرک ناقابل معافی جرم ہے یا قابل معافی، اللہ تعالیٰ نے کفار کے جن کاموں کو شرک کہا ہے کیا وہ ہمارے لئے بھی شرک ہیں۔ اگر وہ کام ہمارے لئے بھی شرک ہیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کفار کے کن کاموں کو شرک کہا ہے؟ (عباس علی۔ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرک سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔" اور صحیح البخاری میں شرک کو اکبر الکبائر کہا گیا ہے یعنی تمام کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک مقام پر فرمایا ہے:

(جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔" (المائدہ:52"

لہذا جو شخص توبہ کئے بغیر شرک پر مرگیا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا، اس کے لئے بخشش ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اسے نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ایک اور مقام پر فرمایا ہے:

(نبی اور ایمان والوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اس کے بعد کہ جب یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ جہنمی ہیں۔" (توبہ:113"

(مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُم" کا مطلب امام ابن جریر طبری نے یہ بیان کیا ہے کہ "من بعد ماماتوا علی شرکھم" (تفسیر طبری 6-485"

ان کے شرک پر مرجانے کے بعد یعنی جو شخص شرک پر مرجائے اس کے لئے بخشش کی دعا مانگنے کی بھی اجازت نہیں۔ مذکورہ توضیح سے معلوم ہوا کہ شرک اکبر الکبائر ہے اور اس پر مرنے والے جہنمی ہیں ان کی بخشش نہیں ہوگی۔ جنت ان پر حرام ہے۔

لیکن اگر اللہ تعالیٰ کسی کو مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق دے دے اور موت سے پہلے وہ شرک چھوڑ کر توحید پر گامزن ہوجائے تو شرک کا گناہ معاف ہوجائے گا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ شرکیہ عقائد واعمال سب کے لئے شرک ہوتے ہیں۔ کافروں کے لئے بھی اور مسلمانوں کے لئے بھی، مسلمان ہوکر بھی اگر شرکیہ عقائد واعمال اختیار کرلے تو مشرک ہوجائے گا اور شرک یہ ہے کہ آدمی اللہ کی ذات، صفات اور عبادت میں کسی بھی مخلوق کو حصہ دار بنادے۔ (جیسے اللہ کی صفت عالم الغیب والشہادة ہے یہ صفت اس کی مخلوق میں سے کسی میں تسلیم کرلے تو مشرک ہوجائے گا۔ اس بات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (کتاب التوحید، توحید خالص اور ہدایۃ المستفید وغیرھا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب العقائد والتاریخ، صفحہ:39

محدث فتویٰ